تحریکِ جماعتِ اسلامی

ایک تحقیقی مُطالعہ

اسرار احمد

تحریکِ جماعتِ اسلامی

ایک تحقیقی مطالعہ

تالیف

ڈاکٹر اسرار احمد

یکے از مطبوعاتِ تنظیمِ اسلامی

تنظیمِ اسلامی

مرکز تنظیم اسلامی' 67۔ اے علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

فون:6316638-6366638 فیکس:6305110

ای میل markaz@tanzeem.org ویب سائٹ:www.tanzeem.org

تھے۔۔۔۔ لیکن اپنے تاسیس کے دن سے لے کر ۵۲ء تک پورے گیارہ بارہ سال جماعت اسلامی نے بحیثیتِ جماعت یا اس کے اکابرین نے بحیثیتِ افراد اس پر کوئی عملی اقدام کرنا تو کجا زبان سے ایک حرف تک نہ نکالا' بلکہ ایک اصولی اسلامی جماعت کی حیثیت سے اپنے دورِ اول میں اس نے ایسی باتیں کہیں کہ جن سے قادیانیوں کی تکفیر کی براہ راست نہ سہی بالواسطہ ضرور ہمت شکنی ہوتی ہے! (ملاحظہ ہو تکفیر بغیر اتمامِ حجت سے متعلق جماعت کا نقطۂ نظر' ص ۵۷)

● پاکستان کے قیام کے بعد کچھ عرصہ خفّت اور ندامت کے باعث خاموش رہ کر جب زعماءِ احرار نے اپنے لیے یہ راہِ عمل تجویز کی کہ ایک طرف سیاسی طور پر مسلم لیگ میں مدغم ہو جایا جائے اور دوسری طرف اپنے تشخص کو انٹی قادیانی تحریک اٹھا کر باقی رکھا جائے اور اس پروگرام پر انہوں نے عمل در آمد شروع کر دیا تو جب تک ان کی مساعی ابتدائی دور میں رہیں جماعت اسلامی کے اکابرین نے نجی محفلوں میں قادیانیوں اور ان کے خلاف احرار کی تحریک کے بارے میں کیے گئے سوالات کے مندرجہ ذیل جوابات دیئے:

۱- ختمِ نبوت لازماً جزوِ ایمان ہے اور اس کا منکر کافر۔۔۔۔ لیکن تکفیر کا کام کسی فرد یا کسی گروہ کے کرنے کا نہیں بلکہ اسلامی ریاست کا کام ہے۔

۲- "قادیانیت" مسلمان قوم میں دین حق سے لگاؤ میں انحطاط آجانے کی وجہ سے پیدا ہونے والی اور دوسری بہت سی گمراہیوں میں سے ایک گمراہی ہے۔ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ دین کی اصل تعلیمات واضح نہیں ہیں۔ اور اس کا علاج منفی طور پر اس کی مخالفت اور بیخ کنی سے نہ ہو گا بلکہ اس طرح ہو گا کہ دین کی اصل تعلیمات کو واضح اور عام کیا جائے۔

۳- قادیانیوں کی مخالفت جس طرز پر ہو رہی ہے' وہ ان کو کوئی نقصان پہنچانے کے بجائے ان کی تقویت کا موجب ہو رہی ہے۔ اگر ان کا ابطال کرنا ہی ہے تو چاہیے کہ سنجیدہ علمی اور Scientific طریقے پر ان پر تنقید کی جائے اور عوام کو ان کے غلط

اور گمراہ کن عقائد سے خبردار کیا جائے۔

۴- قادیانیوں کا معاملہ صاف ہو تو بھی لاہوری احمدیوں کا معاملہ اس قدر صاف نہیں ہے۔ چونکہ وہ مرزا غلام احمد کو صرف ایک مجدد مانتے ہیں اور اس بنا پر ان کی تکفیر کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ر

مطلب یہ کہ "قادیانیت" بذاتِ خود نہ تو سرے سے اس قابل ہے کہ اسے ایک مسئلہ بنایا جائے' اور بنایا جائے تو اس فتنے کے ابطال کا وہ طریق کار جو مجلس احرار نے اختیار کیا ہے' نہ اصولاً صحیح ہے اور نہ نتائج کے اعتبار سے مفید!

● لیکن جب ۵۲ء میں زعمائے احرار نے اسے واقعی ایک مسئلہ بنالیا اور عوام کے جذبات کو مشتعل کر لیا تو اب جبکہ اصول پرستی اور مردانگی کا تقاضایہ تھا کہ یہی باتیں علی الاعلان کہی جاتیں اور لوگوں کو بتایا جاتا کہ تم خواہ مخواہ مشتعل کیے جا رہے ہو' نہ یہ مسئلہ اتنی اہمیت رکھتا ہے اور نہ اس کے حل کی صورت وہ ہے کہ جو اختیار کی جا رہی ہے----- اور اگر عوام اسے رد کرتے تو کم از کم "اِنِّی بَرِیٓءٌ" کہہ کر الگ ہو جایا جاتا---- جماعت اسلامی نے اپنی اصول پسندی اور اصول پرستی کو ذبح کر کے---- "حق گوئی" سے جی کتراتے اور "روباہی" کا ثبوت دیتے ہوئے جو طرز عمل اختیار کیا وہ "بے اصولے پن"---- اور "عوام خوفی" کی عملی تصویر ہے۔ چنانچہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ ہشت نکاتی مطالبے میں نویں نکتے کی حیثیت سے شامل کر لیا گیا۔ اور مجلس عمل کے ساتھ تعاون شروع کر دیا گیا اور ان لوگوں کی قیادت قبول کر لی گئی کہ جن کے پاس بیٹھتے ہوئے بھی بقول "یکے از بزرگانِ جماعت" جماعت کے زعماء کو "گھن آتی تھی۔" اور جن کے حقیقی ارادوں اور عزائم پر سے بعد میں مولانا مودودی نے "بیانِ حقیقت" میں پردے اٹھائے! (یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا مولانا مودودی صاحب احرار کے عزائم سے کراچی کے مجلس عمل کے اجلاس سے پہلے بالکل بے خبر تھے۔ اور ان کے نیتوں کے بارے میں پہلے وہ خوش فہمی میں مبتلا تھے---- ذہن قبول نہیں کرتا کہ ایسا ہو سکتا ہے---- تو پھر ان "بد نیت" لوگوں کے